محمد ثناء اللہ عمری ایم اے

# دید و شنید

**کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے**

واشنگٹن ۸ دسمبر روسی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری میکائل گورباچوف نے امریکی وزیر خارجہ جارج شلز سے بات چیت کے دوران کہا کہ (تخفیف اسلحہ کا) یہ سفر شروع ہوگیا ہے۔ ہم ایسی ہی امید رکھیں۔ خدا ہماری مدد فرمائے۔

بعد میں صدر ریگن نے کہا "مجھے یقین ہے کہ اگر وہ خدا کا نام لیتے ہیں تو ہماری راہ عمل آسان ہو جائے گی، اس لئے کہ میں بھی ایسا ہی ہوں" (روزنامہ ہندو، حیدرآباد)

کسی کے اقرار و اعتراف سے اللہ جل جلالہ کی شان و عزت بڑھ نہیں جاتی۔ کسی کے رد و انکار سے اس کی جلالت و قدرت گھٹ نہیں جاتی۔ وہ ہر حال میں ہمارا خالق، پروردگار اور مالک ہے بلا شرکت غیرے۔ اس کی ہستی اور قدرت کا اعتراف انسان کے خمیر میں گوندھا گیا ہے اس کی سرشت میں ودیعت ہے، یہ ناشکرے انسان کی کم ظرفی ہے کہ قوت و طاقت کے نشہ میں اسے فراموش کر دیتا ہے کبھی خود ہی خدا بن بیٹھتا ہے۔

۱۹۱۷ء کے کمیونسٹ انقلاب کی کامیابی نے روسی حاکموں کی بھی کچھ ایسی ہی گت بنا دی تھی۔ وہ خدا کے منکر تھے اس کا برملا اظہار و اعلان کرتے تھے۔ اسٹالن خروشچیف اس معاملے میں بڑے "نمایاں اور ممتاز" تھے۔ ان کی لن ترانیوں کی کوئی حد ہی نہیں تھی۔ رہا لینن تو وہ الحاد و دہریت کے اس سیل رواں میں پیشرو اور پیشوا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی نے کہا تھا کہ مذہب افیون ہے اور یہ سب نتیجہ تھا کارل مارکس کے فلسفہ معاشیات و اقتصادیات کی پیروی اور حاشیہ برداری کا۔

اب اس عمل کا ردعمل شروع ہوگیا ہے۔ روسی رعایا کی مذہب سے دلچسپی کی خبریں پچھلے چند برسوں سے آ ہی رہی ہیں۔ اب لگتا ہے کہ روس کے حاکموں کا نشہ بھی اترنے لگا ہے۔ انسان کو خدا اس وقت یاد آتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے اس کے بنائے کوئی بات نہیں بنتی عرفت ربی بفسخ العزائم تبھی تو روسی جیسی عظیم الشان حکومت کا سربراہ یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ "خدا ہماری مدد فرمائے"۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان ضعیف الانسیان ہے۔ وہ خدا کی ہستی کا اعتراف کرے یا نہ کرے اپنی بے بسی اور بندگی میں اسے شک ہی نہیں ہو سکتا۔ اکبر الہ آبادی نے بڑے پتہ کی بات کہی ہے ؎

بندگی حالت سے ظاہر ہے خدا ہو یا نہ ہو

ماڈرن جاہلیت | راجستھان کے ضلع جیلسمیر کے آٹھ گاؤں میں نوزائیدہ بچیوں کا ہلاک کرنے کا وحشیانہ طریقہ اب بھی موجود ہے۔ یہاں کے بھٹی راجپوتوں کے ایک ہزار سے زائد خاندانوں میں اس بربریت کا طریقہ یہ ہے کہ بچی کے پیدا ہوتے ہی دائی اس کے منہ میں ریت بھر دیتی ہے۔

پولیس کے لئے کسی ایسے واقعہ کے وقت موجود رہنا اور مجرم کو پکڑنا بے حد مشکل ہے جب کہ لوگ گواہی دے کر اس چکر میں پڑنا نہیں چاہتے۔ صورت حال کی سنگینی ملاحظہ ہو کہ خود اس علاقہ کے لوگوں کے مطابق ایک گاؤں میں گذشتہ ایک صدی میں کوئی بارات نہیں آئی۔ کیونکہ کسی بچی کو دلہن بننے کی عمر تک زندہ نہیں رہنے دیا گیا۔ (دعوت دہلی ۶ ستمبر) اللہ اللہ یہ سنگدلی ان راجپوتوں نے خدا جانے کہاں سے سیکھی۔ ہندوستان کا پریس ابھی کل تک اکیلی روپ کنور کے لئے رو رہا تھا۔ اب پوری ایک صدی سے بربریت کا شکار ہونے والی ہزاروں معصوم بچیوں کو کون روئے گا؟ کیا عہد جدید کے یہ سنگدل والدین اور دائیاں عرب جاہلیت کے انسان نما درندوں سے ذرا بھی مختلف ہیں۔ راجپوت ذات جنگ جوئی اور بہادری کے لئے مشہور تھی۔ اس انتہائی بزدلی اور وہم پرستی کے مہلک جراثیم ان کے جسم میں کب پیوست ہوگئے۔ اور دل و دماغ میں کیوں کر سرایت کر گئے۔

ملک کا قانون شہادت جیسا کچھ پیچیدہ ہے۔ وہ تو ظاہر ہی ہے ایسے واقعات کی عینی شہادت پولیس اور عدالت کہاں سے فراہم کر سکے گی؟ یہ کام تو صرف ایک ہی عدالت اوپر والی عدالت، سب سے بڑی عدالت کے کرنے کا ہے وقت آئے گا پکار ہوگی۔ واذا الموؤدۃ سئلت ۵ بای ذنب قتلت ۵

جس جرم کو برطانیہ کی حکومت کے پورے ایک سو ساٹھ برس بھی ختم نہ کر سکے حالاں کہ اس حکومت کی حدود میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ جس اندھیر کو صبح آزادی کے چالیس سال بھی دور نہ کر سکے۔ اسی جرم کو ہادی برحق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخرت کی عدالت کی بازپرس کا یقین پیدا کر کے باتوں ہی باتوں میں ختم کر دیا تھا۔ عورت ذات کو جینے کا حق دیا تھا۔

زمانے کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اسی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو الزام دیا جاتا ہے کہ اس نے صنف نازک کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ انہیں معاشرتی حقوق سے محروم رکھا۔ انہیں باندی غلام بنا کر رکھا۔ آزادی نسواں کے علمبرداروں کے نعرے، انتخابی منشور، جلسہ جلوس، مظاہرے، پریس اور پلیٹ فارم سب کا موضوع سخن یہی ــــ جوش کے بجائے ہوش سے کام لے کر ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہ واقعہ نہیں کہ اسلام نے عورتوں کی جاں بخشی کی۔ ان کی عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ مال و دولت میں ان کا حصہ لگایا۔ اس کے باوجود پرائے تو پرائے اپنے بھی اس پروپیگنڈے میں برابر کے شریک ہیں۔ کہ اسلام دقیانوسی مذہب ہے اس کے احکام و قوانین اب مفید مقصد نہیں ۵

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ۔۔۔ کہ با من آنچہ کرد آں آشنا کرد

**والڈ ہائم کے ماضی کی تفتیش** ویانا چھ بین الاقوامی تاریخ دانوں نے آسٹریا کے موجودہ صدر اور اقوام متحدہ کے سابق سکرٹری جنرل کرٹ والڈ ہائم کے ماضی کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ جن پر ہٹلر کی فوج میں ایک افسر کی حیثیت سے جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے اور یہودیوں کو قتل کرنے کا الزام ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے مورخ ہانس روڈلف کرز اس چھ نفری کمیشن کے صدر ہیں " ( دعوت دہلی )

حقیقت حال عالم الغیب ہی پر روشن ہے۔ مگر والڈ ہائم جب تک اقوام متحدہ کے سب سے بڑے عہدے پر فائز رہے۔ کہیں سے کوئی سن گن نہیں ملی۔ کوئی سرگوشی نہیں سنائی دی۔ کہ یہودیوں کی نسل کشی میں ملوث ہیں۔ مگر جب سے انہوں نے اپنے ملک کی صدارت کا عہدہ سنبھالا ہے۔ ان پر یہودیوں کے بیدریغ قتل وخوں ریزی کے الزامات کی بوچھار ہو رہی ہے۔

کسی دوسرے مذہبی گروہ میں یہ دم خم کہاں کہ اتنا زور لگائے۔ ہنگامہ برپا کرے اور عالمی پریس اس کی صداؤں کی بازگشت سے گونج اٹھے۔ یہ امتیاز غالباً یہودیوں ہی کو حاصل ہے کہ وہ بے پناہ دولت کے مالک ہیں۔ دولت عربوں کے پاس بھی ہوگی مگر اس دولت کو اپنے ذاتی اور قومی مفادات کی خاطر کام میں لانے کا سلیقہ عیش وعشرت کے دلدادہ اور مجرمانہ اسراف و تبذیر کے عادی عربوں کو کہاں حاصل ہے۔ یہ چالبازی یہودیوں ہی کا حصہ ہے۔ امریکہ جیسے زبردست عیسائی اکثریت والے ملک میں رہتے ہوئے اپنی دولت کے بل بوتے پر پوری طرح چھائے ہوئے ہیں، امریکی سیاست پر حاوی ہیں۔ صدارتی انتخاب میں امیدواروں کی نامزدگی میں ان کا عمل دخل۔ وہائٹ ہاؤس کے بڑے بڑے فیصلے ان کے بغیر ادھورے عالمی خبر رساں ایجنسیاں ان کے قبضے میں۔ ان تمام باتوں کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ بڑے سے بڑے سیاسی حلقوں کے دل ودماغ اور فکر ونظر کی باگ انہی کے ہاتھوں میں ہے جو چاہیں کریں، جب چاہیں کریں۔

ہم والڈ ہائم کی طرف سے وکالت نہیں کر رہے نہ اس کے مجاز ہیں۔ نہ آرزومند۔ ہماری عرض یہ ہے کہ استعماری شاطروں کی پرفریب دسیسہ کاریوں اور مکاریوں کی پیداوار خود اسرائیل کا دامن ان دھبوں سے کہاں تک پاک ہے؟ پورے چالیس برسوں سے فلسطینی سرزمین پر اسرائیلی وحشت و بربریت کے ننگے ناچ کو کیا کہیے۔ ہزارہا ہزار مسلمان تہ تیغ کر دیے گئے۔ بچوں، جوانوں اور عورتوں کو انتہائی بہیمانہ طریقہ سے قتل کیا گیا۔ ان کی عزت وناموس سے کھیلا گیا۔ ان کی دولت سے ان کے اپنے وطن سے انہیں محروم کیا گیا۔ لاکھوں کو جلاوطنی کی مظلومانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا گیا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ ان مظالم کی تحقیق وتفتیش کے لئے بھی تو ایک کمیشن درکار ہے۔

وہ امریکہ اور وہ روس جو صدر آسٹریا والڈ ہائم کو اپنے ہاں آنے کی اجازت نہیں دیتے کہ ان کے ہاتھ

یہودیوں کے خون ناحق سے رنگین ہیں؟ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کے دامن پہ فلسطینی خون کے داغ دھبے نہیں ہیں؟ کیا ایسے بے قصور سمجھ کر ہی یہ بڑی طاقتیں اس سے بغل گیر ہورہی ہیں؟ آج سوپر طاقتیں امریکہ اور روس نہیں ہیں بلکہ عالمی یہودیت ہے۔ جس کے اشاروں پر یہ دونوں ناچ رہے ہیں ؎

اینہا ہمہ رازست کہ معلوم عوام ست

بقیہ: شذرات ص۳ سے

اور اب کے تازہ شمارہ میں بھی اس فرقہ کے مذہبی اور روحانی پیشوا کی ایک "شام طرب وعیش کی داستان" شریک اشاعت ہے جس سے آغانیت اپنے اصل روپ میں قارئین کے سامنے آجائے گی۔

واخان کو مستقل آغا خانی ریاست میں تبدیل کرنے کی خطرناک یہودی اور صیہونی سازش کی کامیابی کی صورت میں پورے علاقے پر اس کے خطرناک نتائج اور ثمرات کے ترتب کا اندازہ بھی ہوجائے گا اور خدا کرے کہ ارباب حل وعقد اور اہل بصیرت اور قومی قیادت کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنے اور ایک ٹھوس مثبت اور صحیح موقف اور لائحہ عمل اختیار کرنے کی توفیق ارزانی ہو۔ اور اگر خدانخواستہ واخان کے سلسلہ میں دشمن کی یہ سازش اور خطرناک منصوبہ کامیاب ہوگیا تو اس کا وجود بھی مسلمانوں کے لئے ایک دوسرے اسرائیل سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوگا :

بقیہ: تزکیہ نفس ص۱۰ سے

سے اور افکار و اعمال کی خرابیوں کے بُرے اثرات سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ تزکیہ نفس کا عمل صرف نفس کے آئینے سے اس گردوغبار کو صاف ہی نہیں کرتا بلکہ آدمی میں اس ضرورت کا احساس بھی پیدا کرنا ہے کہ اسے اپنی آئندہ زندگی میں حتی الامکان کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جو دوسروں کے لیے حق تلفی یا ان پر ظلم وزیادتی کا موجب ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے اپنے نفس کو بھی داغدار کردیتا ہے۔

---

لے کچھ عرصہ پہلے ایک برطانوی اخبار میں ہٹلر کی ذاتی ڈائری کے کچھ اوراق شائع ہوئے تھے۔ جن سے پہلی مرتبہ یہ راز فاش ہوا تھا کہ ہٹلر خود ایک یہودی آلہ کار تھا۔ اور اس نے یہودیوں کا جو قتل عام کیا تھا۔ وہ یہودی قیادت کے اشارہ پر اس غرض سے کیا تھا کہ یورپ کے ملکوں سے بھاگ کر یہودی عوام فلسطین ہجرت کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ کیونکہ یہودیوں کی اکثریت فلسطین ہجرت کرنے پر آمادہ نہیں ہورہی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ڈاکٹر کرٹ والڈ ہائم کے خلاف امریکہ اور روس کی طرف سے جو شور وغل آج کل مچایا جارہا ہے وہ بھی صرف "ڈھونگ" ہو اور اس کا مقصد بھی یہ ہو کہ ہٹلر یہودیت کے مابین خفیہ تعلق کو دنیا سے مخفی رکھا جائے؟ —— یاد رہے کہ ہٹلر کی وہ ذاتی ڈائری برطانوی اخبار میں صیہونیت کے دباؤ کی وجہ سے پوری نہیں چھپ سکی :